عہد فاروقی کا نظام حکومت

مولانا محمد طاسین

مسلمانوں کے ہاں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اسلامی سیرت و کردار کے لحاظ سے امت محمدیہ کے اندر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام و مرتبہ سب سے بلند اونچا ہے، یہ اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کو سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارکہ اور تعلیم و تربیت سے استفادے اور کسب فیض کا براہِ راست اور بلا واسطہ موقع ملا جو سب سے افضل و اشرف نبی و رسول ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے بہتر اور اکمل معلم و مربی بھی ضرور تھے، لہٰذا صحابہ کرام اسلامی سیرت و کردار کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز تھے تو اس میں تعجب کی کیا بات، انہیں ایسا ہونا ہی چاہئے تھا، اسی طرح بعض قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی بنا پر مسلمانوں میں یہ بات بھی مسلم رہی کہ صحابہ کرام میں سابقون الاولون کا اور سابقون الاولون میں عشرہ مبشرہ کا اور عشرہ مبشرہ میں سے خلفاء راشدین کا دینی مقام و مرتبہ باقی سب سے اونچا تھا۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شرف صحابیت سے مشرف ہونے کے ساتھ ساتھ السابقون الاولون، عشرہ مبشرہ اور خلفاء راشدین میں ہونے کے متعدد شرفوں سے بھی مشرف تھے، لہٰذا آپ کا شمار چوٹی کے چار صحابہ کرام میں ہوتا ہے، جن کو بارگاہ رسالت میں مقرب ترین اور خاص الخاص ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور یہ اعلیٰ تقرب اور اعزاز دوسری کسی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اعلیٰ ایمان وعمل اور مثالی سیرت و کردار کی وجہ سے ان کو حاصل ہوا، کیونکہ اسلام میں عزت و بزرگی اور فضیلت و بڑائی کا معیار تقویٰ اور صرف تقویٰ ہے، جو اسلامی سیرت و کردار ہی کا جامع عنوان ہے۔

حدیث و سیرت کی کتابوں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے جو حالات لکھے ہیں، ان سے ثابت اور ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ان تمام مکارم اور فضائل اخلاق سے مزین و آراستہ تھے، جن سے اللہ تعالیٰ ایک بندۂ مومن کو مزین و آراستہ دیکھنا چاہتا ہے اور جن سے مومن کی سیرت کی تعمیر اور روحانی شخصیت کی تکمیل اور تزئین ہوتی اور وہ تقرب الٰہی کا مستحق بنتا ہے، آپ کی اسلامی زندگی کے بکثرت حالات و واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ نہایت قوی ایمان

کی وجہ سے آپ کے دل میں، اللہ اور اس کے رسول کی حد درجہ محبت تھی اور آپ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری میں انتہائی طور پر سرگرم اور اس میں ایک لطف و مسرت محسوس فرماتے تھے، سنت رسول کی اتباع و پیروی کا رنگ آپ کی زندگی کے ہر پہلو پر نہایت گہرا اور مضبوط تھا اور آپ اخلاق محمدیہ کا بہترین نمونہ تھے، آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے کا واقعہ عجیب وغریب اور اپنی نوعیت کا ایک منفرد واقعہ ہے، لکھا ہے کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر میں یہ خیال القا ہوا کہ اگر قریش کے ان دو مضبوط و طاقتور مردوں عمر بن الخطاب اور عمر بن ہشام میں سے ایک مشرف بہ اسلام ہو جائے تو اس سے اسلام اور مسلمانوں کو بڑا فائدہ اور سہارا مل سکتا ہے اور پھر یہ خیال ایک دعا کی شکل میں آپ کی زبان مبارک سے اس طرح ظاہر ہوا:

"اے اللہ! ان دو مردوں ابوجہل اور عمر بن الخطاب میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، اس کے ذریعے اسلام کو عزت و شوکت عطا فرما۔"

یہ دعا مستجاب ہوئی اور اس کے نتیجے میں حضرت عمر بن الخطاب کشاں کشاں دربارِ رسالت میں پہنچے اور مشرف بہ اسلام ہوئے، ہوسکتا ہے کچھ دوسرے واقعات کا بھی ظاہری اسباب کے درجے میں آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے میں کچھ عمل دخل ہو، جن کا کتابوں میں ذکر ہے، لیکن حقیقی سبب آپ کے اسلام لانے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے مذکور تھی، لہٰذا کہا جاسکتا ہے کہ آپ طالب و مرید ہونے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلوب و مراد بھی تھے، جو آپ کی ایک منفرد شخصیت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد اسلام کی تاریخ میں ایک نیا دور شروع ہوا، اب تک اسلام کی تبلیغ پوشیدہ طریقہ سے ہو رہی تھی، مسلمان نماز چھپ چھپا کر اندر خانے پڑھ رہے تھے، کفارِ قریش کے مظالم کی وجہ سے خانہ کعبہ میں ان کا نماز پڑھنا ناممکن تھا، لیکن سب صورتحال بدل گئی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مشرکوں کے سامنے اپنے اسلام کا اعلان اور برملا اظہار کیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ آپ نے اعلانیہ مسجد الحرام میں نماز پڑھنے کا سلسلہ شروع کیا، بعض دفعہ کچھ مشرکین مقابلہ میں آئے تو ان کی خوب پٹائی کی اور اب اسلام کی تبلیغ کھلے طور ہونے لگی، یہ اس دعائے نبوی کا پہلا اثر تھا، جو اسلام کی عزت و شوکت کی صورت میں ظہور ہوا، اس کے بعد اس دعائے مبارک کے اثرات، بے شمار واقعات کی صورت میں رونما ہوئے، جو حضرت فاروق اعظمؓ کے تعلق سے وجود میں آئے اور جن کے ذریعے اسلام کو عزیمت و شوکت نصیب ہوئی، واقعات کی تفصیل حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لکھی ہوئی کتابوں جیسے علامہ شبلی کی الفاروق وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اسلام لانے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چھبیس ستائیس سالہ اسلامی زندگی ہر پہلو سے مثالی و معیاری زندگی دکھائی دیتی ہے اور اس کے اندر اسلامی کردار اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر نظر آتا ہے، جب تک مکہ مکرمہ

میں رہے، ہر اسلامی معاملے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک اور پیش پیش رہے، پھر جب ہجرت کا فیصلہ ہوا تو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی، تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے اور اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھائے اور کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وزیر اور دست راست رہے، مدینہ میں قاضی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے اور دوسری ہر دینی خدمت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد خلیفہ ثانی کی حیثیت سے آپ کا تقرر ہوا، آپ نے اپنے دورِ خلافت میں جو دس سال چھ ماہ پانچ دن پر مشتمل تھا، فرائض خلافت حسن وخوبی اور جس کمال وعمدگی کے ساتھ انجام دیئے، تاریخ میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے، آپ کے عہد خلافت میں جو عظیم الشان فتوحات ظہور میں آئیں اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں جو اصلاحات رونما ہوئیں، وہ حیرت انگیز اور محیر العقول ہیں، اسلامی مملکت کا رقبہ ۲۲ لاکھ ۵۱ ہزار تیس مربع میل تک پھیلا جس میں شام، مصر، عراق، الجزیرہ، خوزستان، آرمینیا، آذر بائیجان، فارس، کرمان، خراسان، مکران اور کچھ بلوچستان کے علاقے بھی شامل ہے، مختلف ممالک کے جو شہر فتح ہوئے، ان کی تعداد ایک ہزار چھتیس تھی اور ہر شہر میں مسجدیں بنا کر ان میں باقاعدہ امام ومؤذن کا تقرر کیا گیا، اس طرح پنج وقتہ نماز کے لئے چار ہزار مساجد اور جمعہ وعیدین کے لئے نو سو مساجد تعمیر ہوئیں اور ان کے ساتھ قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس کا انتظام فرمایا گیا، جس سے دین اسلام کی بے حد اشاعت ہوئی۔

عہد فاروقی کا نظام حکومت ہر لحاظ سے ایک مثالی نظام حکومت تھا، جس کے اندر عدل وانصاف کی بنیاد پر ہر شہری کی جان، اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو محفوظ تھی، بنیادی معاشی ضروریات کا بلا کسی تخصیص وامتیاز سب کے لئے بندوبست تھا، معاشرتی مساوات تھی، تمدنی خوشگواریوں میں سب کا حصہ تھا اور امن وامان کے ساتھ زندگی گزارنے کا سب کے لئے یکساں موقع تھا، باوجود اتنے بڑے ملک کے سربراہ ہونے کے آپ کی زندگی انتہائی سادہ تھی، ملک کے ایک عام آدمی کا جو معیارِ زندگی تھا، وہی آپ کا بھی تھا، نہایت معمولی ایک ہی قسم کا طعام، صرف دو جوڑے کپڑے، ایک گرمیوں کے لئے اور ایک سردیوں کے لئے اور وہ بھی متعدد پیوند لگے ہوئے، آپ ہمیشہ خلق خدا کی بہتری و بھلائی کے لئے سوچتے اور کرتے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے جن اعلیٰ فضائل وکمالات سے نوازا تھا، ان میں علم راسخ، فہم صحیح اور اجتہاد وتفقہ، نیز اصابت رائے کا خاص مقام تھا، قرآن مجید سے آپ کے تعلق کا یہ حال کہ گویا وہ آپ کے اندر رچ بس گیا اور آپ کا مزاج بن گیا تھا، آپ حد درجہ متقی و پرہیز گار تھے، مستحبات تک کی پابندی کرتے اور مکروہات سے بچتے تھے، بلاشبہ آپ مثالی سیرت و کردار کے مالک اور اعلیٰ درجے کے صالح و متقی انسان تھے، اللہ کی لاکھوں رحمتیں ہوں سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے تمام آل واصحاب پر خصوصاً عمر بن الخطابؓ پر۔

☆......☆......☆